

## 107780-رمضان کے روزوں کی دوسرے رمضان تک قضاۓ بھول جانا

### سوال

اگر کوئی شخص رمضان کی قضاۓ کے روزے رکھنا بھول جائے اور دوسرے رمضان شروع ہو جائے تو کیا حکم ہوگا؟

### پسندیدہ جواب

فقھاء کرام کا اتفاق ہے کہ بھول چوک ایسا عذر ہے جس کی بنا پر ہر قسم کی مخالفت میں گناہ اور موانenze نہیں ہوتا، اس کے کتاب و سنت میں بہت دلائل پائے جاتے ہیں کہ بھول چوک معاف ہے۔

لیکن فقھاء کرام اس میں ضرور اختلاف کرتے ہیں کہ جس مخالفت کے نتیجے میں فدیہ لازم آتا ہو تو کیا وہ بھی معاف ہے یا نہیں۔

خاص کر رمضان البارک کے روزوں کی قضاۓ بھول جانا حتیٰ کہ دوسرے رمضان شروع ہو جائے تو اس سلسلہ میں بھی فقھاء کرام کا اتفاق ہے کہ دوسرے رمضان کے بعد ان روزوں کی قضاۓ کرنی لازم ہے، بھول جانے سے یہ قضاۓ ساقط نہیں ہوگی۔

لیکن اس میں قضاۓ کے ساتھ فدیہ واجب ہونے (یعنی مسکین کو کھانا کھلانے) میں فقھاء کرام کا اختلاف ہے اور اس سلسلہ میں دو قول ہیں:

### پہلا قول:

قضاۓ کے ساتھ فدیہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ بھول جانا ایسا عذر ہے جس سے گناہ اور فدیہ دونوں اٹھ جاتے ہیں۔

اکثر شافعی اور بعض مالکی حضرات کا یہی قول ہے۔

ویکھیں: تفسیر الحجاج تالیف ابن حجر الابشی (445/3) اور نحایۃ الحجاج (3/196) اور مختلیل (2/154) اور شرح مختصر خلیل (2/263)۔

### دوسراء قول:

اسے قضاۓ کے ساتھ فدیہ ادا کرنا بھی لازم ہے، کیونکہ بھول جانے سے صرف گناہ ساقط ہوگا۔

شافعی حضرات سے خطیب شریعتی کا مسلک یہی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

”ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس سے صرف گناہ ساقط ہوگا فدیہ نہیں“

ویکھیں: معنی الحجاج (2/176)۔

بعض مالکی حضرات بھی یہی بیان کرتے ہیں۔

دیکھیں : مواحد بجلیل شرح مختصر خلیل (2/450).

درج ذیل تین دلائل کی بنابر ان شاء اللہ اس میں راجح قول پہلا ہے کہ اس پر قضاۓ ہے فدیہ نہیں :

پہلی دلیل :

ان آیات اور احادیث کا عรวม جن میں بھول جانے والے سے مواخذه نہ کرنا بیان ہوا ہے :

مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے :

بِإِنَّمَا ہمارے ربِ اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے غلطی ہو جائے تو ہمارا مواخذه نہ کرنا۔ (بقرۃ (286)).

دوسری دلیل :

اصل میں بری الذمہ ہونا ہے، اور دلیل کے بغیر کفارہ یا فدیہ دینا جائز نہیں ہے، اس مسئلہ میں کوئی ایسی دلیل نہیں ملتی جو فدیہ دینے کو تقویت دلتی ہو۔

تیسرا دلیل :

اصل میں اگر کوئی شخص عمر اروزوں کی قضاۓ میں تاخیر کرتا ہے تو بھی اس پر فدیہ لازم ہونے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

اختلاف اور ظاہری حضرات عدم و جوب کے قائل ہیں، اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے کہ فدیہ دینا صرف مستحب ہے، کیونکہ شریعت مطہرہ میں صرف بعض صحابہ کا عمل ہی ملتا ہے، اور یہ چیز تقویت کا باعث نہیں جس کی بنابر اسے لوگوں پر لازم کیا جائے، چنانیکہ عذر کی حالت میں جبکہ اللہ ہمی عذر تسلیم کرتا ہے کی حالت میں لازم کیا جائے۔

آپ مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (26865) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

جواب کا خلاصہ یہ ہوا کہ :

اس شخص کے ذمہ صرف روزوں کی قضاۓ ہو گی، اور بطور فدیہ کھانا نہیں کھلائیگا، اس لیے وہ اس رمضان کے گز جانے کے بعد پہلے رمضان کے روزوں کی قضاۓ میں روزے رکھے گا۔

واللہ اعلم۔